

101423-جب بیوی خاوند کو پسندہ کرتی ہو اور مرد کے ساتھ اسے راحت نہ ملے تو کیا کرے

سوال

جب عورت اپنے خاوند کے ساتھ رہنے میں راحت نہ پائے نہ تو اسے پسند کرتی ہو اور نہ ہی اس کے ساتھ زندگی بسر کرنے میں سعادت محسوس کرے تو عورت کو کیا کرنا پایا ہے، کیا اس کے لیے اس سے طلاق طلب کرنا واجب ہو جاتا ہے یا کیا کرنا ضروری ہو گا؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تو شادی کو سکون و راحت اور مودت و محبت کا سبب بنایا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اسے بطور احسان ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اور اس کی نشانیوں

[اور اس کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ساتھ راحت و سکون پاؤ، اور اس نے تمہارے درمیان محبت و مودت پیدا کر دی، یعنی اس میں خور و خفر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ الروم (21)].

اس لیے اگر خاوند اور بیوی کے مابین موافقت نہ ہو سکے اور عورت کو خاوند کے ساتھ رہنے ہوئے سعادت و خوشی حاصل نہ کر سکے اور اسے راحت نہ ہوتی ہو تو اسے اس کے اسباب تلاش کر کے اس کا علاج کرنا پایا ہے کیونکہ ہو سختا ہے عورت کی اپنی طرف سے کوتاہی ہو، اور ہو سختا ہے اس کا علاج بھی ممکن ہو۔

اور جب خاوند اور بیوی دونوں بات چیت کے ذریعہ اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش کریں تو یہ زیادہ بہتر ہے اور حل کے زیادہ قریب ہے۔

صرف خاوند اور بیوی کے مابین جھگڑا ہونے کی بنا پر ہی بیوی کے لیے طلاق طلب کرنے کا حق نہیں، یا پھر یہ نہیں کہ سکتی کہ جسے وہ خاوند سے بہتر بھجتی ہو سے شادی کا مطالبہ کرنے لگے، کیونکہ اصل میں طلاق کا مطالبہ کرنا حرام ہے اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس عورت نے بھی بغیر کسی ضرورت و تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

الباس: کامعنی شدت و تنگی اور ایسا سبب جس کی بنا پر طلاق طلب کی جا سکتی ہو۔

لیکن اگر بیوی خاوند کو شکل کی بنا پر ناپسند کرتی ہو یا پھر سوء معاشرت یعنی بر اسلوک کرنے کی وجہ سے اور خاوند کے ساتھ رہنے کی سخت نہ رکھتی ہو تو اس کے لیے اس صورت میں طلاق طلب کرنا جائز ہے، کیونکہ اس حالت میں خاوند کے ساتھ رہنے میں کوئی مصلحت نہیں، اور ہو سختا ہے اس وجہ سے وہ خاوند کے حق میں کوتاہی کی مرتبہ ہو کر گھنگار ہو جائے۔

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی:

"اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ توا خلاق میں کوئی عیب لکھتی ہوں، اور نہ ہی اس کے دین، لیکن میں اسلام میں ناشرکری اور کفر کو پسند نہیں کرتی۔"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تم اسے اس کا باغ واپس کرتی ہو؟

وہ کہنے لگی : جی ہاں میں واپس کرتی ہوں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : باغ قبول کر لو اور اسے ایک طلاق دے دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4867).

ثابت بن قیس کی بیوی کا یہ کہنا :

"لیکن میں اسلام میں کفر و ناشرکری کو نہ پسند کرتی ہوں"

یعنی میں یہ پسند نہیں کرتی کہ کوئی ایسا عمل کر پڑھوں جو اسلامی احکام کے منافی ہو یعنی خاوند کی نافرمانی ہو جائے، یا پھر خاوند سے بغضہ رکھوں یا اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کر سکوں.

ویکھیں : فتح الباری (9/400).

تو یہ عورت یعنی ثابت بن قیس کی بیوی کو خدا شے تھا کہ وہ اپنے خاوند کو مانپسند کرنے کی بنا پر خاوند کے ساتھ رہے گی تو ہو سکتا ہے وہ اس کے حقوق میں کمی و کوتاہی کی مرتبہ ہو جائے، اور اس طرح نافرمانی کی مرتبہ ہو کر بخوبی کارنہ ٹھرے، اس لیے اس نے ازدواجی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی موافقت کی۔

ازدواجی تعلقات خاوند کی جانب سے طلاق کی صورت میں بھی ختم ہو سکتے ہیں، یا پھر خلع کے ساتھ، یعنی عورت اپنے سارے میریا اپنے بعض حقوق سے مستبردار ہو جائے یعنی جس طرح خاوند اور بیوی کا اتفاق ہو جائے تو پھر خاوند سے ایک طلاق دے دے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے۔

واللہ اعلم.